



## سوال

(92) بلاعذر مسجد کو چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایسی مسجد کہ قرب و جوار میں جہاں بیچ گانہ اذان نماز و جمعہ ادا کیے جاتے ہوں اور کوئی شخص علیحدہ اپنے مکان میں نماز ادا کیا کرے، اذان کی آواز بھی سنتا ہو، تارک السنۃ النبیویۃ ہے یا نہیں؟ ایسے شخص کی نماز مطابق احادیث صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟ کوئی عذر شرعی بھی نہیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بلاعذر ایسی مسجد کی جماعت چھوڑ کر علیحدہ نماز پڑھنا ہرگز جائز نہیں ہے اور نہ ایسی نماز قبول ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں کھلے ہوئے منافق کے سوا اور کوئی بلاعذر ایسی جماعت سے علیحدہ نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ ایسا مریض جو بغیر دو شخصوں کے کندھوں پر ٹیک دیے ہوئے اپنے آپ کو مسجد حاضر نہیں کر سکتا ہے، وہ بھی غیر حاضر نہیں رہتا تھا، بلکہ دو شخصوں کے کندھوں پر ٹیک دے کر ضرور حاضر ہوتا تھا اور مسجد کے پڑوسی ناینا جن کا کوئی دستگیر نہیں ہوتا، ان کا بھی یہ عذر نایمانی مسموع نہیں ہوتا تھا، بلکہ ان کو بھی حاضر ہونے کا حکم ہوتا تھا اور خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الموت میں اس وقت تک شریک جماعت ہوا کیے، جب تک کہ دو شخصوں کے کندھوں پر ٹیک دے کر حاضر مسجد ہو سکتے تھے اور ایسی جماعت میں حاضری کی ایسی سخت تاکید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر حاضر ہونے والوں کو مع ان کے گھروں کے پھونک دینے کا قصد ظاہر فرمایا تھا۔ الحاصل بلاعذر ایسی جماعت چھوڑ کر علیحدہ نماز پڑھنا طریقہ اسلامی کے سراسر خلاف اور موجب ضلالت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

وَأَرْكَبُوا مَعَ الرَّاكِبِينَ ۚ ... سورة البقرة ۴۳

”اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو“

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری



## كتاب الصلاة، صفحة: 211

محدث فتوى